عرس مبارک2005

حضور قلندر بابا ا ولیاء

خواجہ شمس ُ الدّین عظیمی

کا مرکزی خطاب

دنیا کی حقیقت

... اعوذ با اللہ

... بسم اللہ

...تلاوت سورۃ القدر

...بسم اللہ

...انا اللہ وملائکہ...یا یھا الذین

...تلاوت دودر ابراہم

عز یزان گرامی قدر ،دوستوں ،بزرگوں ،پیارے عظیمی بچوں اسلام و علیکم آج حضور قلندربابااولیاء کے عرس کی تقریب کا دن ہے اس دن کی شروات صبح فجرکی نماز کے بعد سے اس کا آغاز ہوا ہے اس دن میں ایک دن پہلے یعنی کل قرآن کریم اور دیگر علوم کے اوپر ورکشاب کا انقاج ہوا ہے ورکشاپ میں خواتین و حضرات نے اس تذگی کا اظہار کیااور اس یکسوئی کے ساتھ قرآنی آیایت کا مطالعہ کیا وہ یقینا قابل تعریف ہے اور ہماری طرف رہنمائی ہے کہ اگر قوم کو تفکر کی دعوت دی جائے تو قوم کے میزاج میں ابھی اتنی درخیزی موجود ہے کہ وہ اللہ کے کلام میں تفکر کر نے کو اپنی سعادت سمجھتی ہے۔ الحمد اللہ کل کا پروگرام بھی بہت مفید ثابت رہا ہے لوگوں نے اپنی ذہنی ساکت اور صلاحیتوں کے مطابق قرآن کریم میں تفکر کیا اور یہ بات بہت ہی زیادہ اہمیت رکھتی ہے کہ قرآن کریم کے ساتھ ساتھ موجودہ زمانہ کے سائنسی علوم بھی زیر بحث آئے ہیں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ سلسلہ عظیمیہ کے کارکونان کو اور عظیمی بہن بھائیوں کومزید ہمت اور تو فیق عطا فر مائے کہ وہ اس قسم کے پرورگرام مستقل طور پر کرتے رہیں ۔اور اس طرح لوگوں کی علمی پیاس بھجتی رہے ۔ کل سے اب تک کسی نہ کسی عنوان سے وروحانیت پر گفتگو ہو رہی ہے۔اب مزید میں کیا کروں میں سمجھ میں نہیں آتا اور مزید کہنے کی بات ہے جو آپ کو سنائی جائے۔برحال آپ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ میرا ذہن کھولے اور میری اپنی صلاحیت اور سنے والوں کی صلا حیت کے مطابق وہ مجھے کچھ عرض کرنے کی تو فیق عطا فر مائے ۔اس تقریب میں جو بھی باتیں ہو نگی وہ ظاہر ہے رسول اللہ ﷺ کے حوالے سے کی جائیں گی اورا للہ تعالیٰ کی باتیں کی جائے گیں تو ہم

ایسا کرتے ہیں اپنے ذہن کو تیار کرنے کے لئے کہ سب صاحبان تین مرتبہ
دورودشریف پڑھیں اور دورودشریف پڑھ کے آنکھیں بند کر کے یا آنکھیں کھو لی
رکھیں۔ اس بات کا تصور کریں انفرادی طور پر کہ مجھے اللہ دیکھ رہا ہے ۔
صلی تعالیٰ علی حببہ محمد وعلیہ وسلم۔ صلی تعالیٰ علی حببہ محمد وعلیہ
وسلم، صلی تعالیٰ علی حببہ محمدوعلیہ وسلم تمام حضرات اور خواتین اس بات
پر متواجہ ہو ں کہ مجھے اللہ دیکھ رہا ہے وہی اللہ دیکھ رہا ہے جس کے یہاں
ہمیں جانا ہے ۔

بسم اللہ...

زمین پر موجود جتنی بھی مخلوقات ہیں۔ ان مخلوقا ت میں سب سے ممتاز
مخلوق انسان ہے ۔انسان کی کہانی یہاں سے شروع ہو تی ہے کہ وہ پیدا ہو تا
ہے۔ جب وہ پیدا ہو تا ہے تو آنکھ ،کان ،ناک ،منہ سب کچھ ہو نے کے با وجود
اس کے اندر حوا س نہیں ہو تے ۔اگر حواس ہو تے ہیں تو ان حواس کو ہم
دنیاوی حواس نہیں کہہ سکتے ۔یعنی پہلا انحصار یا پہلی روح کا انسانی بچہ
شارئی اتبار سے دنیاوی اتبار سے گوراہ کاغذ ہو تا ہے۔ اس کے اندر کچھ نہیں
لکھا ہوا ہو تا ہے۔ اس کو اس بات کا پتا ہو تا ہے کہ دن کیا ہے؟ نہ اس کو اس
بات سے واقف ہو تا ہے کہ دن کے بعد رات کیوں آتی ہے ؟اور رات دن میں کیوں
تبدیل ہو جاتی ہے؟ نہ اسے رشتے ناطوں کا پتا ہو تا ہے ۔اس کو اگر اپنی ماں
سے فوری طور پر جدا کر دیا جائے تو وہ اپنی ماں کو بھی نہیں پہچانتا۔بھائی بہن
دوسرے رشتے ناطے وہ کسی سے بھی واقف نہیں ہو تا۔جسمانی طاقت کا یہ
حال ہو تا ہے کہ وہ خود سے کر وٹ نہیں بدل سکتا ،چہرے پر اگر مکھی بیٹھ
جائے اسے اڑا نہیں سکتا،اٹھ کر بیٹھ نہیں سکتا ، ٹانگیں اتنی کمزور ہو تی ہے کہ
ان پر کھڑا نہیں ہو سکتا ،آواز کا پلوشن اس کے لئے اتنا زیادہ ناگوار گزرتا ہے کہ
اگر اس کے سامنے اخبار کا صفحہ پلٹا جائے تو اخبار کی آواز سے وہ سیم جاتا
ہے۔،ڈر جاتاہے ،اس کے سامنے ذرا اونچی آواز سے بات کی جائے تو وہ رونے لگتا
ہے ،رونے کا صاف مطلب یہ ہے کہ زیادہ اونچی آواز سنے کی اس کے اندر ساکت
برداش نہیں ہوتی،پھریہی بچہ جو ایک طرح سے گوشت کا لوٹھرا ہو تا ہے اس
کے اندرسماعت کو قبول کرنے کی صلاحیت پیدا ہو جاتی ہے،دیکھنے کی صلاحیت
پیدا ہو جاتی ہے ، بولنے کی صلاحیت پیدا ہو جاتی ہے ،اپنی مرضی سے کروٹ
بھی لیتا ہے ،بیٹھ بھی جاتا ہے ،گٹھنوں کے بل چلتا ہے، بعد میں ٹانگوں پر کھڑا
بھی ہو جاتا ہے اور ایک زمانہ ہو نے کے بعد اس کا جسم اتنا توانہ اور مضبود ہو
جاتا ہے کہ وہ بچہ جو خود کروٹ نہیں لے سکتا تھا دو دھائی من بوریاں اپنی کمر
پر رکھ کر بڑی آسانی سے اٹھا لیتا ہے۔ہاتھوں میں ٹانگوں میں اور جسم میں
اتنی طاقت بھر جاتی ہے کہ وہ بچہ جو کچھ نہیں کر سکتاتھاکئی کئی آدمیوں کا
مقابلہ کر کے ان کو شکست دے دیتا ہے۔اگر روح کا پکا ہو اور یقین اس کے اندر
کام کر تا ہو۔ پہاڑوں کو کاٹ ڈالتا ہے ،زمین کو کھود دیتا ہے ،زمین کی تہہ سے

پانی نکال لیتا ہے ،پٹرول دریافت کر لیتا ہے،کثت کے بارے میں معلومات حاصل کر
لیتا ہے ،جس نچے کو الف کہنا نہیں آتا وہ

phd

کر لیتا ہے اور پھر کتابیں پڑھنے لگتا ہے ۔کسی عجیب کہا نی ہے کہ ایک بچہ
جوعقل وحواس شعور کے نام سے واقف ہی نہیں ہو تا وہ دنیا میں دانش ور
کہلا تا ہے ۔اور دانش وری کی بڑی بڑی باتیں بھی کرتا ہے ۔یہ ایک اللہ تعالیٰ کا
نظام ہے جوآدم سے شروع ہوا اور ہمارے زمانے تک بدتردید اور پذیر ہے ۔یہ بات
سمجھنے کی ہے کہ جب بچہ پہلے دن اس زمین پر آیا تو اس کے اندر جوشعور
نہیں تھا ۔یہ شعور اس بچے کے اندریہ بات ذرا بھاری آپ کو لگ رہیء ہو گی
میں سمجھ رہا ہو آپ سوچ رہے ہو نگے کہ یہ کیسا خشک مضمون لیکر بیٹھ
گئے ۔لیکن جب یہ بات کھولے گی تو آپ کو اچھا لگے گا ۔بھئی کہتے ہیں ۔بچہ
جس ماحول میں آتا ہے ۔اس ماحول میں جو کچھ بھی رائج ہے ۔اچھا برا وہ سب
بچہ قبول کر لیتا ہے اور جس ماحول میں اس بچے کی پرورش ہو تی ہے ۔اسی
قسم کا بچے کا میزاج بن جاتاہے ۔اگر وہ جھوٹے لوگوں میں ،بتایانیں لوگوں
میں ،چار سو بیس لوگوں میں ،غصے والے لوگوںمیں اسکی پرورش ہو تی ہے تو
تقریباً اس کا وہی میزاج ہو جاتا ہے۔اچھے لوگوں میں اس کی پر وارش ہو تی
ہے تووہی اس کا میزاج بن جاتا ہے اور آہستہ آہستہ اس کے میزاج میں اتنی
پختگی آجاتی ہے کہ وہ اس ماحول کے علاوہ دوسری کوئی بات سوچتا نہیں
ہے ۔مثلاً اگراسے دنیا کی محبت میں اور دنیا کی حسد میں اور دنیا کی
دلچسبیوںمیں زیادہ مصروف کر دیا جائے تو وہ ذمہ دار بندہ بن جاتا ہے اگر اسے
ایسی مصروفیات دی جائے تو جن میں دنیاوی ضروریات تو موجود ہوں لیکن اس
کو اس بات کا بھی علم دے دیا جائے کہ یہ دنیا ایک عارضی جگہ ہے ایک مسافر
خانہ ہے یا کچھ روز کے لئے قیام کرنا ہے تو اس کی دنیا وی دلچسبیاں اتنی نہیں
ہو تی جتنی عام طور سے لوگوں کی ہو تی ہیں۔اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فر مایا
ہے کہ: یہ دنیا میں ہم نے انسان کو اس لئے بھیجا ہے تاکہ وہ دنیا کی تمام
دلچسبیاں دنیا کی تمام آسائشیں حاصل کر کہ اپنے آپ کو متوازن اور بیلنس رکھے
ہوے اس دنیا میں بھی رہے اور اس کو یہ بات ذہن میں کہ وہ کہیں سے آیا ہو
ں۔اللہ تعالیٰ نے جب انسان کو آدم کو تخلیق کیا تو یہ آپ سب جانتے ہیں ۔اس
کو تخلیق کرنے کے بعد علم سے آراستہ کر کہ جنت میں بھیجا ۔جنت میں آدم اور
اما حوا دونوںکو بھجایا ...آد مسکن...اے آدم تو اور تیری بیوی دونوں جنت میں رہو
اب یہ کہنا کہ آدم جنت میں تھے ۔اداس ہو گئے ،پریشان ہو گئے انہوں نے یہ
سوچا میرا کوئی ہمدر پیدا ہو تو اللہ تعالیٰ نے ان کی اس اداسی کو دور کرنے کے
لئے حوا کو پیدا کیاہے جسے قرآن میں صاف صاف ہے کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ...یا
آدم سکن ...اے آدم تم اور تمہاری بیوی جنت کے باغ ہو۔اور یہاں سے جنت میں
رہنے کے بعد خوش ہو کر کھائوں پیوں ۔جہاں سے دل چاہے۔ جنت میں آدم اور

حوا دونوں ہے اس سے اس بات کا بھی پتا چلتا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے آدم کو
علم الاسماء سکھایا تو حوا کی موجودگی بھی ضرور زیر بحث آتی ہے ۔یہ اس
لئے کہ جب اللہ تعالیٰ آدم کو جنت میں بھیج رہے ہیں تو میاں بیوی دونوں کو
بھیج رہے ہیں۔ اس کا مطلب حوا موجود تھیں ۔تو علم الاسماء آدم کو اللہ تعالیٰ
نے سکھایا تو حوا کو بھی علم الا سماء سکھنے کی صلاحیت عطافر مائی ۔توآدم
سے حوا سے بھول چوک ہو گئی تو اللہ تعالیٰ نے انہیں جنت سے نکال دیا اور
زمین پر بھیج دیا ۔تو یہاں بھی دو میاں بیوی یہاجنت سے دونوں میاں بیوی زمین
پر آگئے۔ ایسا نہیں ہوا کہ خالی آدم زمین پر آگئے ہوں یا حوا زمین پر آگئی ہوں
۔تو قرآن پاک میں کئی جگہ اللہ تعالیٰ یہ بھی ارشاد فر ماتے ہیں کہ ہم نے
جوڑے جوڑے بنائے ہیں ۔مذاکر مونث بنائے ہیں جوڑے جوڑے بنا ئیے ہیں ۔اس سے
یہ بات پتا چلتی ہے کہ آدم علیہ السلام اور اما حوا دونوں جب تک ایک جگہ نہیں
ہو تے یونٹ کی تکمیل نہیں ہو تی ۔یہ بھی مثال کے طور پر آیا ہے کہ آدم علیہ
السلام اور حوا علیہ السلام دونوں یہاں کام کرتے ہیں۔ جب پیدائش کا عمل ہو
تا ہے وہ لڑکا ہو یا لڑکی ہو ۔لڑکی کے اندر بھی روح ہو تی ہے اور لڑکے کے اندر
بھی روح ہو تی ہے ۔لڑکا بھی کورا کاغذ ہو تا ہے اور لڑکی بھی کورا کاغذہو تی
ہے ۔لڑکی کو کوئی شعور حاصل نہیںہو تا اور لڑکے کو بھی کوئی شعور حاصل
نہیں ہوتا۔اگر لڑکا کروٹ نہیںبدل سکتا تو لڑکی بھی کروٹ نہیں بدل سکتی ۔
اگر لڑکا اپنی ٹانگوں پر کھڑا نہیں ہو سکتا تو لڑکی بھی اپنی ٹانگوں پر کھڑی
نہیں ہوسکتی۔تو اس سے یہ پتا چلتا ہے آدم اور حوا دونوں ایک دوسرے کے لازم
ملزم ہیں اور دونوں کو اللہ تعالیٰ نے علم سکھنے کی صلاحیت عطا فر مائی ہے
اور دونوںکو علم سکھایا ہے یہ بات اور ہے کہ عورت کو آدم کی تسلی کی لئے
پیدا کیا اور وہ بڑے پریشان تھے جنت میں یہ بات کسی طرح بھی ذہن قبول نہیں
کرتا۔جب آدم جنت سے عالم ارواح سے سے اس زمین پر آئے زمین پر ان کے بچے
پیدا ہو نگے ۔لیکن ان میں شعورتو تھا لیکن ان میں بچوں کی دیکھنے کی صلاحیت
کو موجود تھی ۔بچے آواز بھی سنتا تھا ،بچہ دیکھتا بھی تھا یعنی روتا تھا ،وہ بچہ
ہاتھ پیر بھی ہلاتا تھا ،بچہ ہنستا بھی تھا ،اس کو کوئی ناگواری آوازگزارتی تھی
تو وہ منہ بھی بنتا تھا وہ ڈر بھی جاتا تھا خوف بھی تھا اس کے اندرلیکن دنیاوی
شعور اس طرح نہیں تھا جس طرح دس سال یا چھ سال کے بچے میں ہو تا ہے ۔
یہاں یہ سوال پیدا ہو تا ہے کہ جب بچہ پیدا ہو تا ہے۔ تو اس کی آنکھ بھی کام
کر رہی ہو تی ہے ،کان بھی کام کر رہے ہوتے ہیں ،اس کی ناک بھی کام کر
رہی ہوتی ہے،اس کے ہاتھ پیر میں بھی جان ہو تی ہے۔ وہ کون سی اسی چیز
ہے جو دنیا میں آنے کے بعد بچے میں نہیں تھی۔ وہ چیز یہ ہے کہ نوع انسانی کے
اندر وہ دنیاوی چکٹ ہے ،دنیاوی خواہشات ہیں ،دنیاوی ناکس طرز عمل ہے وہ
بچے کے اندر نہیں تھا۔ بچے کے اندر شعور تھا وہ شعور پاکیزہ شعور تھا ۔اس
شعور میں کھوٹ اور ملاوٹ نہیں تھی ۔جسے جسے آپ دیکھئے کہ بات بات
پرسب واقف ہیں۔بچے جسے جسے بڑا ہو تا رہتا ہے اسی مناسبت سے وہ جھوٹ

بھی بولتا ہے ،چوری بھی کر تا ہے ،ڈکا بھی ڈالتا ہے ،نہیں بھی چوری کرتا
ہے ،نیک کام بھی کرتا ہے ،برے کام بھی کرتا ہے ،لیکن وہی پیدا ہو تے ہی نہیں
کرتا اس کے لئے کم از کم دس بارہ سال اس شعور کے دیکھنے میں لگتے ہیں اور
بارہ سال سے اٹھا رہ سال کی عمر میں دنیاوی نقطہ نظر سے وہ بالغ شعور
کہلاتا ہے۔ اب اس سے یہ ثابت ہو اکہ جو بچہ پیدا ہوا ہےاس کے اندر دیکھنے کی
صلاحیت ہے وہ روحکی صلاحیت ہے بھی یعنی عالم ارواح میں جس کان سے وہ
سنتا تھا ،اگر اس کے اندر بولنے کی صلاحیت ہے تو وہ اصل روح کی صلاحیت ہے
جو اس دنیا میں آنے کے بعد جسمانی توازن اس کے اندر منتقل ہو تا ہے ۔والدین
خاندان ماں جس قسم کی بھی طرز فکر اس کے اندر ڈال دیتے ہیں بچہ اس طرز
فکر سے معنوس ہو جاتا ہے۔ ہم یہ نہیں کہہ سکتے جب بچہ پیدا ہواہے اس کے
اندر دیکھنے کی صلاحیت نہیں تھی، آنکھیں تھیں اس کی روشنی بھی تھی اور
دیکھتا بھی تھا ۔لیکن ابھی ماں کو باپ کو دیکھ کر پہچانے کی صلاحیت اس کے
اندر موجود نہیں تھی ۔جسے جسے وقت گزرا اس نے ماں کو بھی پہچانا، باپ کو
بھی پہچانا اور بہن بھائیوں کو بھی پہچانا ،چلنے پھرنے بھی لگا باتیں بھی کرنے لگا
،چوریاں بھی کرنے لگا ،نیکیابھی کرنے لگا ،عبادت بھی کرنے لگا،چوری سے پر ہیز
بھی کرنے لگا۔ اب ہم آج بھی پو زیشن اپنے تیس سال کی چالیس سال کی یا
پچاس سال کی پو زیشن پر نظر ڈالتے ہیں تو ہمیں دو باتوں کا پتا چلتا ہے۔ ایک
بات یہ ہے کہ ہماری جو حرکت ہے ہماری جو زندگی ہے۔ وہ جسمانی تو ہے
لیکن جسم اسکے تادے ہے ۔جسم کی ذاتی حرکت کوئی نہیں اور اس کی ایک تو
مثال بچپنا ہی ہے اور دوسری مثال ایک آدمی چالیس سال کا ہے۔ اس کے اوپر
موت وارد ہو جا تی ہے۔ موت وارد ہو نے کا کیا مطلب ہو ایعنی پیدائش سے
پہلے وہ جس عالم میں تھا اس عالم چلا گیا ۔عالم ارواح سے آیا تھا وہ مرنے کے
بعد عالم ارواح میں چلا گیا ۔جب وہ عالم ارواح میں چلا گیا تو جسم موجود ہے۔
جسم میں کام بھی موجود ہے ۔آنکھیں بھی ہیں ،ہاتھ پیر بھی ہیں ،دل بھی
ہے ۔لیکن وہ جس عالم سے آیا تھا عالم ارواح سے روح اس جسم کو چھوڑ کر
دوبارہ عالم ارواح میں چلی گئی ۔تو اب بچے کے اندر کوئی صلاحیت نہیں ہے۔
اس کی پو زیشن پہلے جیسی ہو گئی جس طرح بچہ کروٹ نہیں بدل سکتا اس
طرح مردہ آدمی بھی کر وٹ نہیں بدل سکتا ۔جس طرح بچہ بیٹھ نہیں سکتا
اس طرح مردہ بیٹھ نہیں سکتا ۔جس طرح ایک دن کا بچہ ایک گھونٹ پانی نہیں
پی سکتا اس طرح مردہ بھی ایک گھونٹ پانی نہیں پی سکتا ۔جس طرح ایک
بچہ وزن نہیں اٹھا سکتا ایک مردہ آدمی بھی وزن نہیں اٹھا سکتا ۔اس ساری
تفصیل کا مطلب یہ ہواکہ انسان کا جو جسم ہے وہ ماں کے پیٹ میں تشکیل پاتا
ہے وہ روح بناتی ہے اور اس جسم کو جب وہ روح ماں کے پیٹ اس کو باہر لاتی
ہے اس کے لئے نشوونما بھی ضروری ہو تی ہے۔ اس لئے اگر پہلے دن کے بچے
میں سے روح نکل جائے تو نشوونما رک جاتی ہے۔ اگر تین سال کے بچے میں سے
روح نکل جائے توجسم کی نشو ونما نہیں ہو گی۔ اگر دس سال کے بچے کی روح

نکل جائے تو گیارہ سال کا بارہ سال نہیں ہو گا۔ ایسا ہے؟ تو اس کا مطلب یہ
ہوا کہ یہ جو ہمارا یہ جوجسم مادی جسم جس کو آپ کہتے ہیں عناصر سے بنا
ہوا جسم مٹی ،آگ ،پانی ،ہوا سے بنا ہوا جسم جس کو آپ کہتے ہیں۔ اس کی
ذاتی حیثیت کوئی نہیں ہے۔جب تک عالم ارواح سے اس جسم کا کیا ہے لین د ین
کا تعلق رہتا ہے۔ اس جسم کی حیثیت بر قرار رہتی ہے ۔یعنی کہ جب عالم
ارواح سے اس جسم کا تعلق ٹوٹ جاتا ہے تو اس جسم کی کوئی حیثیت نہیں
رہتی اس کی وہی حیثیت ہو جاتی ہے ایک دن کہ بچے کی ۔ میں آپ کوتین و
حضرات سے یہ بات سمجھانا چاہتا ہویہ جو مادی جسم ہے ہمارا آگ،ہوا،پانی،
مٹی کا بنا ہوا نہ تو یہ خود بنتا ہے اور نہ اس کہ اندرخود کسی قسم کی کوئی
صلاحیت ہے۔بولنے کی سننے کی کھانے کی سوچنے کی اس کی ساری صلاحتیں
تادیں ہیں روح کہ روح جب تک اس جسم کو سنبھالے رہتی ہے یہ جسم کھڑارہتا
ہے۔ اب آپ یہ بتائیںہم اپنی زندگی میں منوں اور ٹنوں کہ حساب سے کھانا کھا
جاتے ہیں ہٹنکروں کہ حساب سے پانی پی جاتے ہیں ۔اگر ہمارے اندر سے روح
نکل جائے تو ہم پانی پی سکتے ہیں؟کھانا کھا سکتے ہیں ؟تو ہم جو یہ کھا نا کھا
رہے ہیں یہ کون کھا رہا ہے؟ہم یہ جو کھانا کھا تے ہیں۔ پیدائش سے شروع اور
ماں کے دودھ سے تو مرغے کے مرغے کھا جاتے ہیں ہیہ کون کھا رہا ہے ؟ جسم
کھا رہا ہے اگر جسم رہا ہے کیوں بھئی ؟تو جب روح نے جسم سے تعلق توڑ لیا
تو جسم کو نہیں کھانا چاہئے ،اگر یہ جسم پانی پی رہا ہے تو مردے آدمی کو بھی
پانی پینا چاہئے ،اگر یہ شورشر ایک ہنگامہ جسم کر رہا ہے تولیکن جب اس
جسم میں سے روح نکل جاتی ہے تو یہ زورو سے ہنگامہ بھی نہیں کر تا ہتو یہ
سارا ہنگامہ ہے کیا ؟کونکر رہاہے ؟ جسم کر رہا ہے یا روح کر رہی ہے ؟جب
آپ زور سے بولیں گے تو میں سمجھونگاکہ آپ کہ بات سمجھ میں آرہی ہے
ورنہ ہمیں سمجھوں گا کہ میں خاما خاں تقریر کر رہا ہوں ۔ اچھا جب سب
روح کر رہی ہے تو یہ جسم کیا ہے ؟ہم یہ کہیں گے کہ جسم جو ہے روح نے ایک
میڈیم بنا یا ہوا ہے۔ جب تک روح اس میڈیم سے کام لیتی ہے ہمیڈیم کام کر تا
ہے اور جب روح اس سے اپنا رشتہ توڑ لیتی ہے تو میڈیم بیکار ہو جاتا ہے ہےہمارا
کھانا ،ہمارا پینا، انتہاء یہ ہے بچے پیداہونا۔تاریخ انسانی میں تین عرب سال بتاتے
ہیںکہ کوئی ایک مثال ایسی نہیں ملی کہ کسی مردے ماں نے بچے کو جنم دیا
ہو ۔پوری تاریخ انسانی میں کو ئی ایسی مثال نہیں ملتی کہ کسی مردے مرد کو
شوہر تسلیم کر دیا جائے ،پوری تاریخ انسانی میں کوئی ایک مثال ایسی نہیں
ملتی کہ ایک آدمی مر گیا ہو اور وہ ہل بھی چلاتا ہو ،تاریخ انسانی میں کوئی
ایسی مثال نہیں کہ کسی مری ہو ئے ٹیچر نے کسی اسٹوڈنٹ کو تعلیم دی ہو۔
سبق پڑھایا ہو۔کیوں جناب آپ کہ پاس ایسی کو ئی مثال ہے کسی مردے طالب
علم کو پڑھایا ہو جی میں آپ سے سوال کر رہا ہوں تو آپ نے اپنے

student

کو علم سکھایا تو آپ سکھا رہے ہیں یا آپ کی روح سکھا رہی ہے ؟آپ کے بھی
student

مردے ہوآپ اسے علم سکھا ئے گئے ؟تو اس کا مطلب ہے کہ روح علم سکھا رہی ہے ۔بات صرف پردے کی ہے روح نے دو بندوں کے درمیان خود کو پردے قائم کیا ہوا ہے خود چھپ گئی ہے جسم کو آگے کر دیا ہے۔جب تک وہ جسم کے اندر رہتی ہے روح جسم متحرکۓ رہتا ہے اور جب روح جسم سے رشتہ توڑ لیتی ہے تو جسم کی کوئی حیثیت نہیں رہتی ۔ایک اور بات ہے ایک زندہ آدمی ہے ۔اس کے سوئی چوبوئیں کیا ہوا؟ ایک زندہ آدمی ہے اس کو سوئی چو بوئیں کیا ہوگا ؟اس کو چبھن کو احساس ہو گا ؟ایک مردہ آدمی ہے کلہاڑی لیکر اس کی ٹانگ کاٹ دیں کیا ہو گا ؟جی کیا نہیں ہو گا تو جب تک تکلیف کا احساس نہیں ہو گاتو جب پیر کاٹا اور تکلیف نہیں ہو ئی تو مادی جسم کی کیا حیثیت ہو ئی؟اگر روح وہ اس کو اپنا میڈیم بنا یا ہو ا ہے۔ تو جناب آپ سوئی چوبوئیں پیر کے انگھوٹھے میں تکلیف کہاں ہو گی یہاں عالم فالم سوئی کی چبھن دماغ میں جاتی ہے ۔ کب جب روح موجود ہو تی ہے۔ اس کا مطلب ہے روح ایک ایسا جال ہے۔ ایک ایسابجلی کا کرنٹ کا ایک ایسا سسٹم ہے کہ ا سکے اندر کرنٹ اسپس کا بھی کوئی آب حساب نہیں ہو تا ۔جب پیر کے انگھوٹھے میںسوئی چوبی دماغ میں محسوس ہو ئی تو اس کا آپ کسی بھی طرح وقت نہیں ناپ سکتے ہیں نہیں کہہ سکتے کہ ایک سیکنڈ کا ہزار نہیں آپ وقت کو ناپ ہی نہیں سکتے ۔ایک ماں ہے اس نے وہ ماں بن گئی ۔اللہ نے اسے ماں بنا دیا اس کا بچہ پیدا ہو گیا وہ فوراً مر گئی۔ہو تے ہیں ایسے کیس ہو تے ہیں کہ ماں کے سینے میں دودھ اترے گا یا نہیں جب ماں نے اپنے بچے کو دودھ پلا یا تو ماں کے جسم نے پلا یا یا ماں کی روح نے پلا یا ؟اگر ماں کے جسم نے دودھ پلا یا تو مردہ جسم بھی دودھ پلانا چاہئے اس کا مطلب ہے یہاں جو کچھ بھی ہو رہا ہے۔ ماں کے جسم کی کو ئی بھی حیثیت ہی نہیں ہے وہ ایک دکھاوا ہے۔ لو جھل فریب نظر ہے کچھ بھی نہیں ہے۔ جو کچھ ہے سب روح ہے ۔روح ہی کھا نا کھا تی ہے ،روح ہی دودھ پلا تی ہے اورروح ہی دودھ پیتی ہے پھر آپ ایک مثال لیں ایک ماں ہے بچہ پید ا ہو ا سینہ بھرا ہوا ہے دودھ سے ٹپک رہا ہے۔ بچے کا انتقال ہو گیا ۔اللہ سب کے بچوں کو زندگی عطا فر مائے اپنے اب بچے کا انتقال ہو گیا کیا ماں کے بھرے ہو ئے سینے سے کیا وہ بچہ دودھ پی سکتا ہے ؟پی ہی نہیں سکتاجی تو دودھ کس نے پیا ؟تو اگر ماں دودھ پلا رہی ہے وہ روح کو دودھ پلار ہی ہے اگر بچہ دودھ پی رہا ہے تو روح دودھ پی رہی ہے ۔اس لئے روحانیت میں کہا جاتا ہے کہ مادی جسم فیشن ہے ۔فریب ہے الیشن ہے دوھوکا ہے کچھ بھی نہیں ہے۔جو کچھ ہے یہاں وہ روح ہے تو پھر چوٹ بھی روح کے لگتی ہے دیکھئے مردہ آدمی کے چوٹ بھی نہیں لگتی۔ایک مردہ آدمی ہے۔ہندو جلا تے ہیں لا شیں آج تک کوئی ایسی بات سنے میں آئی کہ وہ مردہ ہائے مجھے کیوں جھلا رہے ہوں ہائے مجھے بچائوں

ہائے ،مجھے آگ میں کیوں ڈال دیا لیکن زندہ آدمی کو آپ ذرا آگ کے قریب
لیجائیں وہ شور مچا دے گا ہمجھے کیوں جلا رہے ہو، مجھے کیوں جلا رہے ہوتو آج
کی مجلس میں سو چنا یہ ہے کہ اس مادی جسم کی کیا تعریف کریں گے ہم
اچھا نماز پڑھ رہے ہیں، کسی مردہ آدمی نے نماز نہیں پڑھی اب مردہ آدمی پر
نماز فرض بھی نہیں ہے۔ یہ بھی بات ہے تو اب فرض بھی معاملہ ایسا ہوا کہ
اب یہ روح ہے تو فرض ہے روح نہیں تو فرض ہی نہیں۔ہم جو اس دنیا میں جو
کچھ کر رہے ہیں، ہم یہ سمجھ کر رہے ہیں کہ ہم جو کچھ بھی کر رہے ہیں
وہ ہمارا جسم کر رہا ہے ہمارا یہ مادی جسم کر رہا ہے ۔جب کہ حقائق کیا
ہیں؟حقائق کیا ہیں؟ زورسے بولو جو مجھے پتا چلے کہ میری بات آپ کے سمجھ
میں آرہی ہے ۔اچھا جب پھر روح سب کچھ کر رہی ہے تو اس سے بڑی کوئی
دنیامیں جہالت اور ظلم ہو سکتا ہے ؟کہ آپ ساری زندگی دھوکے میں گزار رہے
ہیں۔کام روح کر رہی ہے کہے رہا ہے جسم کر رہا ہے ،کھا نا روح کھا رہی
کہے رہیں ہیںکہتے ہیں میرا پیٹ کھا رہا ہے، منہ کھا رہا ہے، حلق کھا رہا ہے۔
مرنے کے بعد حلق ختم نہیں ہو جاتا ہے۔ لیکن ایک مردے کے منہ سے حلق میں
ایک قطرہ پانی آپ نچے نہیں اتار سکتے یا اتار سکتے ہیں ؟ایک قطرہ ٹنکروں کے
حساب سے پانی پیتا ہے آدمی لیکن اگر مر جائے حلق موجود ہے ایک قطرہ پانی
اس کے پیٹ میں نہیں اتر سکتا تو کیا ثابت ہو اکہ جسم کچھ نہیں ہے اور یہی
وہ سب سے بڑا پردہ ہے ۔جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فر مایا لا تکرابا... یہ
درخت ہے اس کو ہم جسم سے بھی کشاد دیتے ہیں ،یہ فریب ہے فریب نظر ہے
دھوکا ہے اگر تم دھوکے میں پڑ گئے تو تم اپنے اوپر ظلم کر وگے وتکونامن
الاضلعلمین...آپ سوچیں کھا نا روح کھا رہی ہے پڑھ روح ر ہی ہے اور پڑھا بھی
روح رہی ہے ،سو بھی رعوح رہی ہے ،جاگ بھی روح رہی ہے، روح جاگ رہی
ہے ،ہم کہے رہے ہیں ہمارا جسم کام کر رہا ہے ۔ہم سو رہے ہیں ،ہم کھا
رہے ہیں ،ہم نے یہ طیر مارا وہ طیر مارا یہ کارنامہ انجام دے دیا اب پھر آپ
وہی آجائیں ایک دن کا بچہ ایک دن کا بچہ ہے آنکھ، ناک، کان سب ہیں ۔سنتا
بھی ہے وہ دیکھتا بھی ہے لیکن دیکھتا ہے معنی نہیں کرا سکتا ،سنتا ہے اس کو
یہ علم نہیں کہ اس نے کیا بات کہی اب جسے جسے اس کا وقت گزرتا ہے۔ کئی
سال گزرتے ہیں روح نے جو علم سکھا ہوا ہے تو روح اپنے اس بچے کو جو اس نے
میڈیم بنا ہوا ہے۔ فہم عطا کرتی ہے، عقل عطا کرتی ہے،حواس عطا کرتی ہے،
جذبات عطا کرتی ہے ،لمس عطا کر تی ہے ، شامناعطا کرتی ہے اور جب روح
اس میڈیم سے اپنی تواجہ ہٹا لیتی ہے تو نہ شاما ہے ،نہ ذائقہ ہے، نہ لمس
ہے ،نہ جذبات ہیں، نہ احساسات ہیں، نہ گرمی ہے ،نہ دسردی ہے، نہ بھوک ہے
،نہ پیاس ہے ،نہ رنج ہے ،نہ غم ہے، نہ تکلیف کا احساس ہے ،نہ خوشی کا
احساس ہے بات مشکل ہے میں بار بار

Reapet

اس لئے کر رہا ہوں جب کوئی بات سمجھ میں نہیں آتی تو بار بار دوہراوبار بار
دوہراواللہ تعالیٰ فر ماتے ہیں ...ویاسبحان اللہ...اللہ تعالیٰ انسانوں کو مثالیں دے
دے کر تھک جاتا ہے۔ مثالوں سے آدمی جلدی سمجھ جاتا ہے تو آپ نے یہ جو کچھ
سنا اس وقت اس کو ہمارے پرانے جتنے بھی بزرگ حضرات ہیں۔ انہیں باتوں کو
کہتے ہیں کہ صاحب روح جو ہے ایک راز ہے میری بات سمجھ میں آئی روح راز
ہے تو آدمی دھوکے میں ہے فریب میں ہے ،الیشن میں ہے اگر آدمی اس فریب
کو سمجھ لے تو اس کے اوپر روح کا رازبن جاتا ہے اور جب انسان کسی کوئی راز
دیتا ہے تو کہ مادی جسم کچھ نہیں ہے اصل روح ہے تو وہ اصل کی طرف لازماً
متواجہ ہو تا ہے وہ کہتا ہے کہ میرا جسم دھوکا ہے تو اصل کیا ہے؟حقیقت کیا
ہے ؟

Yelaty

کیا ہے ؟تو اس کا جواب ملتا ہے کہ

Yelaty

روح ہے۔ تو جب انسان کو روح کا پتا چل جاتا ہے ۔روحانی علوم سے وہ آشنا ہو
جاتا ہے تو سب سے پہلے اسے اس بات کا علم ہوتا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے اس
کائنات کو تخلیق کیا ۔اللہ تعالیٰ کے ذہن میں کائناتی پرگرام جس طرح تھا اس
کو ظہور میں لائے یا ظہور میں لا نا چاہا تو جو بھی دماغ میںتھااس کے لئے اللہ
تعالیٰ نے کہا ''کن'' میرے دماغ میں جو پروگروم ہے ۔اللہ رب العزت کے جو دماغ
میں پروگرام ہے کائنات سے متعلق وہ

Display

ہو جا، کن

Display

اور جسے ہی اللہ تعالیٰ نے کن کہا وہ سارا پروگرام

Display

ہو گیا فیاکن پروجیکٹر پر ہو جا اور پروجیکٹر نے ظاہر کر ردیا سارا پروگرام اور
جب وہ پروگروم ظاہر ہو گیا۔ اب اس پروگرام کی دوسری تعریف یہ ہو ئی کہ
ابھی اس پروگرام کو اللہ تعالیٰ نے

Display

تو کر دیا لیکن ابھی اس

Display

ہو نے والے پروگرام کو حواس نہیں ملے افہام وتفہیم اس کے اندر منتقل نہیں
ہوا ۔جب اللہ تعالیٰ نے یہ چاہا کہ اس پروگرام کے اندر افہام و تفہیم پیدا ہو۔
اس کو اپنے ہونے کا احساس ہو ۔اس کو اس بات کا علم ہو کہ میرا بنا نے والا
کوئی ہے میری ذاتی حیثیت کوئی نہیں ہے ۔تو اللہ تعالیٰ نے کہا... الست
بربکم...کائنات بن گئی ابھی اسے کچھ پتا نہیں کہ وہ کیا ہے ؟کیوں ہے ؟کس لئے
بنا یا ؟کیا صورت ہو ئی ؟میرے اندر احساس ہے اس احسا س میں اللہ تعالیٰ نے
گہرائی پیدا کرنے کے لئے اس احساس کو تقسیم کرنے کے لئے فر مایا ...الست
بربکم ...میں نے کہا اس طرح ہو جا جو کچھ میں چاہتا ہوں ہو جا وہ سب ہو
گیا ۔فلم بن گئی سامنے آگئی اسکرین پر آگیا سب کچھ ہو گیا ۔عالم ارواح کو
آپ اسکرین کا نام دے دیں۔اب اللہ تعالیٰ نے فر مایا ...الست بربکم ... وہ مخلوقا
ت تھیں ان کو اللہ تعالیٰ نے مخاطب کیا یہ چاہا کہ مخلوق اس بات سے واقف
ہو کہ تمہارا کوئی بنانے والا ہے ۔تمہیں کوئی پیدا کرنے والا ہے ۔جب مخلوق نے
اللہ کی آواز سنی... الست بربکم... تو سب سے پہلے آواز سنی جسے ہی آواز
سنی...اصل سالمین کیا ہے ؟فریب جسم یہ رسول اللہ ﷺ نے فر مایا :کہ جس نے
اپنے جسم کو پہچان لیا اس نے اپنے رب کو پہچان لیا ۔رسول اللہ ﷺنے نہیں فر
مایا کہ جس نے اپنے جسم کو پہچان لیتا اس نے اپنے رب کو پہچان لیا یہی ہے نے
یا جس نے اپنی روح کو پہچان لیا اس نے رب کو پہچان لیاکیوں ؟کہ روح ازل میں
اللہ کو دیکھ چکی ہے۔روح ازل میں اللہ کی آواز سن چکی ہے ۔روح ازل میںاللہ
کو دیکھ کر اس کی ربوبیت کا اقرار کر چکی ہے۔ کوئی بھی انسان اگر جب اپنی
روح سے واقف ہو جائے گا ۔روح تو اللہ کو ازل مین دیکھ چکی ہے اس لئے وہ
اللہ سے متعارف ہو جائے گا۔ اور جب کوئی بندہ اللہ سے متعارف ہو جا ئے گا
اس نے اپنی زندگی کا مقصد حاصل کر لیا ... کہ چھوپا ہوا خزانہ تھا رسول اللہ
ﷺسے اللہ تعالیٰ نے فر مایا کہ میں چھپا ہوا خزانہ تھا۔ میں نے محبت کے ساتھ
مخلوق کو تخلیق کیا ۔کیوں تاکہ مخلوق مجھے پہچانے ،مخلوق جو کچھ بحیثیت
روح کے دیکھ چکی ہے۔ اس سے وہ واقف ہو جائے تو انسان کی تخلیق کا مقصد
انسان کی پیدائش کا مقصد کھانا، پینا بچے پیدا کرنا نہیں ہے یہ تو زندگی کے
مفین ہے اگر بچے پیدا کرنا زندگی کامقصد ہے تو پھر یہ کیسی زندگی کا مقصد
ہے انسان کا تو ایک بچہ پیدا ہو تا ہے کتے کے چار ہو تے ہیں۔اس نیتو زیادہ
منشاء پورا کیا ۔اگر کھانا پینا زندگی کا مقصد ہے تو کھانا پینا تو درخت بھی کھا نا
کھا تے ہیں ،پرندے بھی کھانا کھا تے ہیں ،چوپائے بھی کھا نا کھا تے ہیں ،اور اگر
سونا زندگی کا مقصد ہے تو درخت بھی سوتے ہیں یہ ثابت ہو گیاہے درخت بھی
سوتے ہیں۔ اگر زندگی کا مقصد بولنا ہے تقریریں کرنا ہے تو رات بھر کتے بھوکتے
رہتے ہیں ۔میرا خیال ہے کتے ہی سمجھتے ہو نگے کہ تقریر ہی کر رہا ہے ۔
زندگی کا مقصد نہ کھانا پینا ہے زندگی کا مقصد نہ سونا جاگنا ہے۔ زندگی کا
مقصد اللہ کو پہچاننا ہے اور پہچاننا کس طرح ممکن ہو گا اپنے جسم سے
تواجہ ہٹا ناہیں کہ جسم خراب ہو جائے گا اپنے جسم کو ایک لباس سمجھ کر

اس کی حفاظت کرنی ہے۔ جسم میں اور لباس مین بڑا فرق ہے۔ آپ لباس اتار
کے پھینک دیتے ہیں۔ لباس تبدیل بھی کرتے ہیں۔ جسم کوئی تبدیل نہیں کرتا یا
کسی ایک نے اپنا جسم تبدیل کیا ہے؟ لیکن آج جو سرجری ہو جاتی ہے۔ لیکن
تبدیل نہیں ہو تا ۔خال اتر کے دوسری لگا دیتے ہیں ۔اب ہمیں کرنا کیا ہے ۔
ہمیں یہ کرنا ہے یہ جو واقعہ قرآن میںدرج ہے ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں
نے جو کچھ بتایا ہے۔ ہمارا آخری بنی ﷺ نے جس کی تاکید فر مائی کیا کہ انسان
کی روح ازل میں اللہ کی آواز سن چکی ہے ،انسان کی روح ازل میں اللہ کو
دیکھ چکی ہے ،انسان کی روح ازل میں اللہ کو دیکھ کر اس کی ربوبیت کا اقرار
کر چکی ہے بلکہ عہد کر چکی ہے ...قالوابلیٰ...جی ہاں آپ ہمارے رب ہیں ۔
ہم اس بات کا عہد کرتے ہیں کہ آپ ہمارے رب ہیں ۔جب انسان محز جسم کو
زندگی سمجھتا ہے تو رب سے دور ہو جاتا ہے جتنے آپ تقاضے پو رے کریں گے آپ
اللہ سے دور ہو چکے ہیں۔ یہ قانون ہے ابھی آپ کے جسم کو پنکھا چاہئے ،ابھی
آپ کے جسم کو

ace

چاہئے ،ابھی آپ کے جسم کو ہیٹر چاہئے ،ابھئی آپ کے جسم کو گاڑی
چاہئے ،ابھی آپ کے جسم کو تھوڑا کمروں کا گھر چاہئے ،ابھی آپ کے جسم کو
باغ چاہئے ،ابھی آپ کے جسم کو جزا چاہئے بس چاہئے، چاہئے ،چاہئے ہر وہ چیز
چاہئے جو آپ ساتھ نہیں لے جا سکتے ۔آپ یہ بتائیں یہاں ما شااللہ اتنے سارے
لوگ ہیں انہوں نے اپنے والدین کو دادا کو نانا کو یہاں سے جاتے دیکھا ہی ہو گا
نہ نا نا دادا کوئی اپنے ساتھ اس دنیا کی کیا چیز لے گیا ہے جی ...؟ہمارے کوتو پتا
ہی نہیں ہے کچھ چاہئے تو چاہئے ۔ایک فقیر تھے وہ ننگے رہتے تھے ۔کپڑے نہیں
پہنتے تھے ۔مگر لوگ پہلے ان کے پاس جاتے تھے تا فقیری کے شان کے اتنے کم کپڑے
پہنے گا کہ لوگوں کی نظر میں بہت بڑا فقیر ہے ۔یہ جتنی زیادہ مکھیاں بھنکیں
گیں اتنا زیادہ بڑا وہ وفقیر ہے۔ جو وہ بولوگا پتہ کہ نمبر بولے گا۔ تو وہ بھی
کپڑے نہیں پہنتے تھے لوگوں ان کے پاس پہنچ جاتے تھے لوگو ں نے کہا سرکار کپڑے
پہن لیجئے انہوں نے کہا بھئی کپڑے کیوں پہنو کہ ہم آپ کے پاس آتے ہیں ہمیں
اچھا نہیں لگتا انہوں نے کہا نہیں آیا کرو میں نے کبھی بلا یا ۔تمہیں تو انہوں نے
کہا سرکار خواتین بھی آتیں ہیں ان کی بڑی بے عزتی ہو تی ہے انہوں نے کہا
میں نے تو کبھی خواتین کو نہیں بلا یا منا کردوتو اس کا پوتا یہ کہ جی وہ انہوںنے
رات دن صبح شام تقاضے کر کے ان کو فقیر کو اس بات پر راضی کر لیاکہ چلو
اگر کپڑے نہیں پہنتے تو لنگوٹ باندھ لو۔وہ کہنے لگے چلو بھئی اتنے سارے لوگ
کہہ رہے ہیں اچھا بھئی لوگ جناب گئے بہترین قسم کا کپڑا خریدے ٹیلر ماسٹر
سے ایک لنگوٹ سلوا کر ان کے باندھ دیا ۔اب بڑے خوش تھے ،بڑے خوش کہ اب
ہمیں شرم نہیں آئے گی ۔وہ بچارے اکیلے رہتے تھے ۔کھا ناخود پکاتے تھے۔آٹا
گوندے پھر وہ لاگوٹھ کو آٹا لگ گیا۔رات کو چوہوں نے پریشان کیا وہ گئی تو بڑی

مصیبت میں لا حول ولا قوۃیے مجھے کس عذاب میپھسا دیا ےمجھے ان لوگوں نے
وہاں پھر لوگ جمع ہو گئے انہوں نے کہا بھئی میں تو اس سے بڑا پریشان ہوا
اپنی لوگوٹی لے جائو بھئی... میری تو رات خراب ہو گئی ہےساری نے عبادت ہو ئی
نہ مراقبہ ہو ا نہ کچھ بھی نہیں ہوا لوگوں نے کہا حضور ہوا کیا تو کہنے لگے
چوہوں نے پریشان کیا کہنے لگے وہ ہم انتظام کر دیں گے وہ ایک بلی خرید لائے
اور یا سرکار آپ بالکل فکر نہ کریں چوہیں آپ کو پریشان نہیں کریں گے ہیہ
بلی بڑی مضبوط بلی ہے تگڑی ہے یہ چوہیں کھائے گی ٹھیک ہے ہبھئی وہ جو
مریدیں جناب وہ بلی کے لئے کوئی چھیچڑے لا رہا ہے کوئے گوشت لا رہا ہے کوئی
دودھ لا رہا ہے بلی پی کے توانے ہو گئی دو دن کے بعد انہوں نے کہا بھئی ہماری
فیروزے لاتی ہوگی فیروزے نے سوچا منظور جاکے لائے آئی ہو گیے منظور نے
شوچا صدیقے لے آئی ہو گی صدیقے نے سوچا صفیہ لے آئی ہو گیے وہ دودھ آنا
بندہو گیا ہجب دودھ آنا بند تو بلی تو ہے پھر چوہوں نے ان کی حفاظت میں
خالل آگیا پھر لوگ جمع ہو گئے انہوں نے کہا بھئی یہ لنگوٹی لو واپس بھئی حضور
اللہ کے واسطے خدا کے واسطے ایسا نہیں کرناکچھ انتظام کرتے ہیں کوئی بندے
گیاے اب جاکر بکری خرید لایا اب وہ کہتے ہیں بھئی دیکھئے یہ بکری دودھ پلا ئے
گی بلی کو اور پھر جناب کوئی بکری کے لئے پٹھے لا رہا ہے کوئے دانا لا رہا ہے
کوئی چنے لا رہا ہے تھوڑے دن میں پھر وہی ہوا کے میاں صاحب نے سوچا کے
میرا بھائی وقار صاحب لے گئے ہو نگے وقار صاحب نے سوچاے وہ صاحب لے گئے
ہو نگے اس طرح چارا آنا بند ہو گیا ہوہ اس لئے کے بلی کیا پئے بکری کے دودھ
نہیں اترا بلی بھوکی ہو گئی بڑی پریشان ہیں کے بکری بھیں بھیں کر رہی ہےہے
بلی میائوں میائوں کر رہی ہے ہیا اللہ کس مصیبت میں آگیا یہ کیا شیطانی چکر
ہو ا ہے تھک گئے ہوے بچارے اونچے اونچے درخت پر چڑے بکری کے لئے کم ازکم پتے
کھلا دوں چلنا تو انہیں آتا نہیں تھا ہوے درخت سے گرے ٹانگ ٹوٹ گئی ہپھر لوگ
جمع ہو ئے دیکھا کی ٹانگ پر پٹیاں و ٹیاں باندھی ہو ئی ہیں ے اب سب جگہ
مشہور ہو گیا کے بھئی حضرت صاحب کی تو ٹانگ ٹوٹ گئی کے حضرت صاحب
کی تو ٹانگ ٹوٹ گئی اب سب جمع ہو گئے لوگ سلام کریں اس کا جوب نہ دیں ہ
جب سارے لوگ جمع ہو گئے تو انہوں نے جناب کھڑے ہو ئے کھڑے ہو کر تقریر کی
اور لنگوٹی کے اوصاف بیان کئے کے اس نے کاکس طرح عبادت سے دور گئےہے کس
طرح نیندیں خراب ہو ئیں اور ایک ڈندا مارا بلی کے اور ایک ڈنڈا مارا بکری کے
نکلو یہاں سے کماں خطوں او ر لنگوٹی کھول کے پھنک کے ماری مریدوں پر لے لو
اور دفعہ ہو جائوں یہاں سے تو بھائی جب آدمی مرتا ہے تو اپنے ساتھ لنگوٹی
بھی نہیں لے کر جاتاکتنے مر جاتے ہیں مگر اس کا مطلب یہ نہیں ہے کے آدمی
دنیا کا کوئی کام نہیں کرے بیزار ہو جائے ظاہر ہو جائے لیکن یہ ضروری ہے کے
انسان دنیاکو محز وقت کی استعمال کی چیزبن جائے ہاگر وہ وقت کی استعمال
کی چیز بن جائے ضرورت کی استعمال کی چیز نہیں بنے گا تو روح کا پردہ بہت
گہرا ہو جائے گاے انسان چور چور ہو جاتا ہے اور یہ دنیا کا عجیب دستور ہے

کوئی چیز آپز کے پاس ہو گئی خاماخاں دوسری دنیا آکر کھڑی ہو گی مجھے خرید
لو دوسری خرید لو تیسری خود آکر کھڑی ہو جاتی ہے کہ جانا نہیں پڑھتا کہیں
آپ کو دنیا خود غیب کی ہے اور یہ ایسا جال ہے کہ آدمی اس میں خود پھستا چلا
جاتا ہے جب وہ پھستا چلا گیاپردہ کھڑا ہو تا رہا تو روح سے دوری ہو گئی اور
جب روح سے دوری واقعہ ہو گئی تو اب کیا ہو گا بھئی ...کیا ہو گا ؟عالم ارواح
ازل میں اللہ کو دیکھ چکی ہے روح اس سے واقف ہو گی محروم ہوگیاانا ما
اموالکم ... اموا تمہاریگھر،دولت،زمینیں،جاگریسب تمہارے لئے فتناء ہے اولاد بھی
فتنا ء ہے اگر اولاد کی پروارش آپ اللہ کے لئے کر رہے ہیں پھر اس کا اجر بھی
ملے گا۔دنیا کا استعمال اگر آپ اپنی ذات کے لئے کر رہے ہیں تو اللہ کی مخلوق
کے لئے کر رہیں ہیں اپنے بھائی بندوں کے لئے کر رہیں ہیں تو اسکا اجر ہے ۔یہ
انسان جو ہے یہ عجیب چیز ہے حضور قلندر بابا اولیاء فر مایا کہ جب حضرت آدم
علیہ السلام زمین پر اتر گئے تو بھوکے بھوک سے رونے لگے ۔وہاں تو عادت پڑی
ہو ئی تھی۔ وہاں تو انگور آگیا ،انار آگیا ،فلاح چیز آگئی ۔یہاں زمین پر بھی اس
طرح نہیں ہو گانہ اب وہ رونے لگے کہ ہم روٹی کہاں سے کھائیں پیٹ میں بھوک
لگی ہے ۔حضرت جبرائیل علیہ السلام آسمان سے نچے اترے انہوں نے کہا کہ
بھولے بادشاہوں رونے دھونے سے نہیں کام چلے گا محنت کرو مزدوری کرو ...ثم
اردناھو اسفل سافلین...اب آپ نے جو کچھ کیا ہے ۔اب جنت میں آپ نہیں ہیں ۔
تو آپ محنت مزدوری کریں گے تو کھانے کو ملے گا انہوں نے کہا کہ بھائی کیا
محنت مزدوری کروں انہوں نے کہا کھیتی کرو کہاں کھیتی کریں ۔تو حضرت
جبروئیل نے کہا آئو میرے ساتھ آئو میں تمہیں بتا تا ہوں ۔حضرت جبرائیل علیہ
السلام آگے آگے حضرت آدم علیہ السلام پیچھے پیچھے انہوں نے حق بندی کی ایک
کھیل بتایا اور یہ کہا حضرت ایک مڑیربنائوں اس میں پانی چھوڑو ایک طریقہ بتا
یا تو جہاں انہوں نے کھیت کی حق بندی کی حضرت آدم علیہ السلام وہا ں سے
ایک قدم آگے بڑھ گئے یعنی یہاں نہیں یہاں بھی کر دیتے ہیں ۔حضرت جبرائیل
علیہ السلام نے افسوس کیا کہ افسوس تم نے اپنی اولاد میں لا لچ کا بیج بو دیا
اب تمہاری یہ اولاد لالچ سے چل سکتی ہے تم نے یہ نہیں سوچا کہ زمین
پرتوتمہارے علاوہ کوئی ہے ہی نہیںلالچ میں دو قدم اور بڑھا دوں تو یہی جبرائیل
نے کہا ہے جتنا آدمی دنیا کو آگے رکھتا ہے دنیا اور دو قدم اور بڑھ جاتی ہے اور
پھر دنیا ایسا لپیٹ لیتی ہے اسے تو اس کا پاس کچھ بھی نہیں رہتا... خسراۃ...نہ
یہاں کچھ رہا ،نہ وہاں کچھ رہا دنوں جہانوں میں گھٹا ہی گھٹا ہے۔ یہ بات جو
میں نے آپ کو کہی ہے نہ اس کا اجر مجھے پتا ہے کتنا ہو گا۔ آپ باہر نکلے گئے
سب کچھ بھول جائیں گے ۔پھر دنیا ہائے دنیاہائے دنیا تو یہ اللہ کا نظام، بھی ہے
کہنے والے تھک کہتے ہیں وہ روکتے ہی نہیں ہیں ،سننے والے سنتے ہی نہیں ہیں
اور وہ بتاتے رہتے ہیں۔میرا خیال ہے کافیء دیر ہو گئی کیا بج گیا بھئی اوہوہو
معاف کرنا بھئی کافی دیر ہو گئی بات مختصر سی ہے مختصر یہ ہے کہ یہ آپ
کا جسم دنیا ہے اس دنیا کو آپ کو سنبھال کے چلنا ہے اس کی حفاظت بھی کرنی

ہے اس کو بیمار بھی نہیں ہونے دینا اس کو اچھا لباس بھی پہنانا ہے، جگہ بھی
بہت صاف ستھری رکھنی ہے لیکن دل نہیں لگانا ہے اگر اس نے دل لگا لیاتو آپ
روح سے دور ہو جائیں گے ۔اس کی حفاظت کرو اس کی خدمت کرو۔یہ سمجھ
کر اس کی ذاتی حیثیت نہیں ہے ۔یہ دھوکا ہے ذاتی حیثیت اس کی ہے جس نے
جسم کو سنبھالا ہوا ہے۔ جب یہ ارادہ آپ کے اندر پختہ ہو جائے گا ۔اسی روز
سے آپ کی پوری طرز فکر جو ہے ۔بہت آسان ہو جائے گی... من عرف نفسہ...
جس نے اپنی روح کو پہچان لیا اس نے اپنے رب کو پہچان لیا ۔اللہ تعالیٰ ہم سب
کو توفیق دے کہ جو کچھ ہمیں رسول اللہﷺکی تعلیمات ملی ہیں۔ ان پر عمل
کریں اور اس دنیا کو ... رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی یہ دنیا آخرت کی کھیتی
ہے ۔اگر آپ یہاںکیکر بوئیں گئے۔ تو آخرت میں کیکر ملے گا ایسا نہیں ہو گا کا
آج آپ نے کیکر بویامرنے کے بعد عالم ارواح میں آپ کو آم کا درخت ملے گا ۔اگر
آپ نے یہاں آم کا درخت بو دیا تو عالم ارواح نے آپ کو آم کا درخت ملے گا۔ اللہ
تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے اگر آپ کے اندر تھوڑی سی ہمت ہو تو مراقبہ کرلیں
یا چھٹی کریں۔ تھوڑا سا ذکر کریں گے ذکر کے بعد مراقبہ کریں گے اور مراقبہ
کے بعد انشا اللہ دعا مانگے گئے ۔

ذکر الہیٰ ...یا حیی یا قیوم ...دوردودخضری...مراقبہ۔

سورۃ الفاتحہ ...دورِدِشریف ابراہیم...بسم اللہ ...یا رب اللعالمین ہم نے جو کچھ
سنا ہے۔ اس پر عمل کر نے کی توفیق عطا فر ما ،یا اللہ ہمیں ہماری روحانی
صلاحیتوں کو بیدار کرنے کی تو فیق عطا فر ما ،یا اللہ ہماری چھوٹی بڑی
خطائوں کو معاف فر ما دے ،یا اللہ ہمارے گناہوں کو معاف فر مادے ،یا اللہ جو
پریشان حال لوگ ہیں ان کی پریشانیوں کو دور فر ما،یا اللہ جو بے روز گار ہیں
انہیں روز گار عطا فر ما ،یا اللہ اپنی رحمت سے جو لوگ صاحب روز گار ہیں ان
کی روزی میں برکت عطا فر ما ،یا اللہ جو بیمار ہیں انہیں شفاء عطا فر ما ،یا
اللہ سب گھروں کو پریشانی سے محفوظ عطا فر ما ،یا اللہ جو نئی نئی بیماریاں
آرہی ہیں ان سے ہماری حفاظت فر ما،یا اللہ ہمارے بچوں کا جو شادیوں کا
مسئلہ ہے اس میں آسانی عطا فر ما ،یا اللہ ہمیںاپنی روحانی صلاحتیں بیدار ہو
نے کی توفیق عطا فر ما،یا اللہ حضور قلندر بابا اولیاء کے فیض سے ہم سب کو
مستحق فر ما ،یا اللہ رسول اللہﷺ کی محبت اور عشق عطا فر ما ،یا اللہ اپنا
عرفان نصیب فر ما ،یا اللہ ہمیں سکون عطا فر ما ،یا اللہ ہمیں یقین عطا فر ما
،یا اللہ ہمیں شیطانی نفرت سے اور شک سے ہماری حفاظت فر ما،یا اللہ اس
مجلس میں جو دور دراز سے تشریف لا ئے ہیں یا اللہ ان کے سفر کو قبول فر ما
اور ان کے گھروں میں برکت عطا فر ما ،ان کو صحت اور تندوستی عطا فر ما ،یا
اللہ عرس کے سلسلے میں لوگوں نے جس طرح بھی تعاون کیا ہے یا اللہ اس
تعاون کو قبول فر ما کراس سے کئی ہمیں اجر عطا فر ما ،... ربنا ...آمین ۔آپ
سب کی تشریف آوری کا بہت بہت شکریہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو پھر اکھٹا کریں

اور دوبارہ ملا قات نصیب فر مائے۔ایک بات میں آپ پر اللہ تعالیٰ نے مجھے فضل
دے دی ہے میں عمر کے لحاظ سے ویسے تو میں بزرگ ہوں نہیںعمر میں آپ سے
بڑا ہوں وہ یہ ہے کہ ہر ماں باپ کی خواہش ہو تی ہے۔ میری بھی ہے کہ
سب عظیمی بہن بھائی دوست احباب آپس میں پیار محبت سے رہیں۔ اگر ان کو
ایک دوسرے سے کوئی شکایت ہویا ایک دوسرے کی طرف سے کوئی غلط فہمی
پیدا ہو جائے تو اس کو دل میں نہ رکھئے اس غلط فہمی کو دور کریں دربلا
اظہار کریں بھئی ہم نے یہ سنا ہے تم نے ہمارے لئے یہ کہا ہےیا ہمیں تمہاری
طرف سے یہ تکلیف پہنچ اگر وہ سوری کر لے تو پھر اس کی زیادہ قرید نہ کریں
اسے معاف کریں گلے سے لگائیں۔ پیار اور محبت سے رہیں۔ سلسلہ عظیمیہ میں
الحمد اللہ اللہ کا شکر ہے کہ لوگ مثال دیتے ہیں کہ اس کے عظیمی بہن بھا ئی
آپس میں بہت محبت کرتے ہیںبہت ایک دوسرے کا خیال رکھتے ہیں ۔لیکن بشاری
تقاضوں کے تحت ایک ایسی بھی باتیں سننے میں آئیں ہیں کہ ایک دوسرے کے
خلاف لوگوںکے دلوں میں غلط فہمیاں پیدا ہو ئیں ہیں۔ تو اس کا طریقہ یہ ہے
کہ دلوں میں غلط فہمیاں کو غرق کر کے اپنی بات کو صاف کر لے بلکہ ایک
دوسرے کو معاف کر دیں ۔سلسلہ عظیمیہ میں اخراج مقاصد میں پڑھا ہو گا آپ
سب کو یاد ہے وہ یہ ہے کہ اگر آپ کی ذات سے کسی کو تکلیف پہنچ جا ئے
چاہے وہ چھوٹا ہو بڑا ہو ذات والا ہو ۔اگر آپ کو یہ احساس ہو جائے کہ آپ کی
وجہ سے اسے تکلیف پہنچی ہے تو آپ اللہ کے لئے اسے معاف کردیں اور اگر آپ
کی ذات سے کسی کو تکلیف پہنچ جائے تو اور آپ کو احساس ہو جائے کہ مجھ
سے بڑا کو یا مجھ سے چھوٹے کو کوئی تکلیف پہنچی ہو تو اس سے اللہ ک لئے
معافی مانگ لیں۔ اللہ تعالیٰ معاف کرنے کو پسند فر ماتے ہیں ...اللہ تعالیٰ کی
صفت میں ستار العیوب غفارو زنوب... اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے عیب چھپاتا ہے
اور اپنے بندوں کی کمزوریوں کو معاف کرتا ہے ستا ر العیوب ہے غفارو زنوب
ہے ۔تو ہم بھی اللہ کے بندے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی صفات ہر بندوں کے اندر
موجود ہے صرف بندے کو اللہ سے کام لینا ہے فائدہ اٹھا نا ہے ہر بندے کے اندر
صفت ہے کہ اپنے عیب چھپاتا ہے اپنے بہن بھا ئیوں کے عیب بھی چھپا لو بھئی اپنے
آپ کو تو معاف کرتا ہے اپنے بہن بھا ئیوں کی غلطیوں کو بھی معاف کر دے ۔ایک
میری آپ سے درخواست ہے غلط فہمیاآپ دل میں نہ رکھیں۔ سلسلہ والوں کی
طرف سے یا کسی بھی طرف سے اگر غلط فہمی ہو تو اسے صفائی کر لیں اور
اس کو معاف کر دیں اگر آپ کو معاف نہیں کر تا نہ کرے اس کا معاملہ اللہ جانے
وہ جانے آپ اسے معاف کردیں اور کسی کے خلاف دل میں طادورت نہ رکھیں ۔
دوسری بات یہ ہے کہ آپ سب عظیمی بھا ئی بڑے شوق سے سلسلہ میں داخل
ہو ئے ہیں آپ اپنے پیرومرشد کے امام حضور قلندر بابا اوولیاء کے جناب حضور ﷺ سے
محبت کرتے ہیں اس محبت کا یہ تقاضہ ہے آپ اپنے اسباق میں نگاہ نہ کریں ۔
مراقبہ میں خطائی نہ کریں ۔اگر اسباق میں خطائی ہو گی مراقبہ میں خطائی
ہو گی وہ جو روحانی تربیت ہو نی ہے۔جو حضور قلندر بابا اولیائ نے کرنی ہے

روحانی طور پر یا رسول اللہ ﷺ کے دربار سے تربیت ہو نی ہے۔ اسباق پڑھنے کے
نتیجے میں اس سے پھرمحروم رہ جائیں گے۔ تو اس محرومی کو ختم کرنے کے
لئے ضروری ہے کہ سلسلے کے اسباق جو ہیں۔مراقبہ ہے اس کو کریں پہلا
دوسری بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو پانے کے لئے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے
کے لئے قریب ترین راستہ یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی سیرت طیبہ کا مطالعہ کیا
جائے ۔رسول اللہ ﷺ نے سیرت کا روزانہ کتاب رکھ لیں تکیے کے نیچے یا کوئی بھی
سیرت کی کتاب رکھ لیں ۔جو آپ کو پسند ہو سونے سے پہلے دو چار صحفیں
ضرور پڑھیں سیرت بار بار سیرت پڑھنے سے رسول اللہ ﷺکی طرز فکر آپ کے
اندر منتقل ہو گیاور جو کچھ رسول اللہ ﷺنے کیا ہے وہ سب آپ کرتے چلے جائیں
اور جو کچھ رسول اللہ ﷺنے نہیں کیا اس کو آپ انتہائی حد تک کوشش کریں کے
اس کو بھول جائیں ...جب کوئی بندہ رسول اللہ ﷺکی سیرت بار بار پڑھتا ہے۔
تواس کے اندر رسول اللہ ﷺ کی محبت پیدا ہو تی ہے عشق پیدا ہو تا ہے۔ رسول
اللہ ﷺ کی طرزفکر زندگی گزانے کا شوق پیدا ہو تا ہے یہی محبت ہے جب ہم
رسول اللہ ﷺ سے محبت کریں گے تواللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ بھی ہم
سے محبت کرے گا ...سوچنے کی بات یہ کہنا چاہتا ہوں کہ سلسلہ عظیمیہ کو
زیادہ سے زیادہ لوگ متحرک کرانے کی کوشش کریں اور اس کاایک طریقہ تو یہ
کہ اپنے گھروں کوذکر کریں خواتین خواتین کو جمع کریں مرد مرد کو جمع کریں
اللہ کا تذکرہ کریں ۔پھرآپ سیرت طیبہ کی کتاب پڑھ کر تذکرہ کریں۔ تو گھر
گھر جب یہ سلسلہ کا پیغام پہنچے گا ۔تو اس سے انشااللہ سلسلہ کا پھیلا ئو
بھی ہو گا اور سلسلہ کی تعلیمات پھیلانے کے سلسلہ میں اللہ اور اللہ کے رسول
اللہ ﷺ کی طرف سے انعام و اکرامات کی یقینابارش ہو گی ۔اللہ بھی خوش ہو
گا اللہ کا رسول ﷺ بھی خوش ہو گا۔ حضور قلندر بابا اولیاء تواجہ اس طرف آئے
گی ۔دین دنیا آخرت سب آپ کے لئے اچھی ہو جائے گی ۔آپ دوردراز سے تشریف
لائے ایک بار پھر میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔اللہ تعالیٰ آپ سب سے دوبارہ
ملا قات کرائے انشااللہ اگلے سال زندگی رہی پھر ملے گے ایک بار پھر آپ کا
شکریہ خدا حافظ۔اختتام